


# شکستہ حضرت خواجہ بریلک امام احمد رضا

مفتی محمد حسین قادری دار العلوم اسلامیہ



جماعت اہل سنت دار العلوم اسلامیہ  
دار العلوم اسلامیہ دار العلوم اسلامیہ

عطاءے رسول، سلطان الہند، خواجہ خواجگان، غریب نواز سیدنا  
 حضرت معین الدین حسن بخاری جمیری قدس سرہ العزیز کے فضائل و  
 کمالات، کشف و کرامات اور فیوض و برکات سے روشناس ہونے  
 کیلئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی زبان  
 فیض ترجمان سے صادر ہوئے کلمات اور ان کی دربارِ خواجہ میں  
 حاضری کو اس تحقیقی مقالے میں ملاحظہ کیجئے۔ مکتبیہ

# ثناء حضرت خواجہ بزبان امام احمد رضا مؤتب

محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی  
 مدرس فیض العلوم دھکیڈیہ جمشید پور  
 باہتمام  
 جماعت رضائے مصطفیٰ درزی محلہ ڈورنڈا، رانچی

## جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

نام کتاب :- ثناء حضرت خواجہ بزبان امام احمد رضا

مرتب :- محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی

نظر ثانی :- مولانا نصیر احمد قادری صاحب (استاذہ مدرسہ فیض العلوم جمشید پور)

پروف ریڈنگ :- محمد عرفان رضوی، درجہ ثامنہ، مدرسہ فیض العلوم جمشید پور

کیوڈنگ :- محمد شمشیر عالم مصباحی، کلمہ پور، جمشید پور Mob. 9973609670

ناشر :- مجمع القادری، مدرسہ فیض العلوم دھکیڈ، جمشید پور 9835553380

باہتمام :- جماعت رضائے مصطفیٰ ڈورنڈا، رانچی، جھارکھنڈ

طبعات :- ۱۳۳۳ھ / ۲۰۱۳ء

صفحات :- ۱۱۲

بدیہ :- ۵۰ روپے

### ملنے کے پتے....

(۱) جماعت رضائے مصطفیٰ، درزی محلہ، ڈورنڈا، رانچی (جھارکھنڈ)

(۲) مجمع القادری، مدرسہ فیض العلوم دھکیڈ، جمشید پور۔

(۳) مکتبہ جام نور، ۳۳۳۔ ضیاء محل، جامع مسجد، دہلی

## انتساب

راقم السطور اپنی اس کاوش کو ان تمام اولیائے کرام، علمائے عظام اور علمائے المسلمین کی طرف منسوب کرتا ہے جو غوث اعظم محی الدین سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی، خواجہ خواجگان سرکار غریب نواز سیدنا معین الدین حسن بخاری، مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی اور سرکار مفتی اعظم سیدی مصطفیٰ رضا خاں بریلوی قدس سرہم سے محبت کرنے والے، ان سے نسبت خاص رکھنے والے اور ان کے خوب قدرداں ہیں۔

محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی

مدرسہ فیض العلوم دھکیڈ، جمشید پور

۷ مارچ الجیلانی ۱۳۳۳ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ہدیہ تشکر

اللہ عزوجل اور نبی کریم ﷺ کا شکر ادا کرنے کے بعد ہم اپنے تمام احباب کا دل سے شکر یہ ادا کرتے ہیں جن کا اس رسالہ کی نظر ثانی، پروف ریڈنگ اور اس کی اشاعت میں تعاون رہا ہے، خصوصاً درج ذیل حضرات کا۔

(۱) محبت گرامی جناب حافظ جاوید حسین مصباحی، دوزی محلہ، ڈورنڈہ، رانچی (جھارکھنڈ) مع جمیع اراکین جماعت رضائے مصطفیٰ رانچی۔

(۲) محبت گرامی حضرت مفتی محمد مجیب الرحمن رضوی مصباحی، نئی بستی، راجہ تالاب، رائے پور (چھتیس گڑھ)۔

(۳) جناب الحاج کریم اللہ خاں عرف حاجی نواب خاں، آر، ڈی، اے پلاٹ، بجنے نگر رائے پور (چھتیس گڑھ)۔

اللہ تبارک و تعالیٰ فقیر قادری اور ان سب حضرات کی نیکیاں اپنے حبیب ﷺ کے طفیل قبول فرمائے اور جناب الحاج کریم اللہ خاں کے والد گرامی مرحوم محمد مصطفیٰ خاں اور والدہ مرحومہ خیر النساء کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

## تبصرہ عالیہ

از قلم: تاجدار صحافت علامہ مولانا سید محمد حسینی، مدیر ماہنامہ سنی آواز، ناگپور (مہاراشٹر)

حضرت مولانا سید محمد حسینی جماعت اہل سنت کے عظیم عالم دین، مایہ ناز محقق اور کبہ مشفق قلم کار ہیں اور حق یہ ہے کہ مسلک اعلیٰ حضرت کے بے باک ترجمان ہیں، چند روز قبل ان کے پاس محبت گرامی حضرت مفتی مجیب الرحمن رضوی مصباحی صاحب، رائے پور (چھتیس گڑھ) نے راقم الحروف کی کاوش ”ثنائے حضرت خواجہ بربان امام احمد رضا“ کا تذکرہ فرمایا اور حوصلہ افزائی کے طور پر اس کی بابت کچھ لکھ دینے کو عرض کیا، پھر حضرت سید صاحب سے موبائل پر گفتگو بھی کروائی، حضرت نے صمیم قلب کے ساتھ اس پر تبصرہ لکھنے کی آمادگی ظاہر فرمائی، حسن اتفاق کہ اس کے بعد جمشید پور کے قریب ایک آؤں سمیڑی، چکر دھر پور، ضلع سنگھ بھوم، بحیثیت خطیب ایک جلسہ میں رحمت کیلئے تشریف لائے، اس کی اطلاع حضرت مفتی موصوف نے دی اور ملاقات کا حکم دیا۔ راقم السطور اپنی مدیم الفرستی کے سبب وہاں نہ جاسکا مگر خطاب علم حافظ عرفان رضا اور مولانا سعید انور رضوی فیضی، امام دنداشاہی



چکر دھر پور کے توسط سے رسالہ مذکورہ کا مسودہ ارسال کر دیا، الحمد للہ حضرت سید صاحب نے اس کا مطالعہ فرمایا، انہیں یہ کتاب بہت پسند آئی جیسا کہ خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے اور مبارکباد دیتے ہوئے موبائل فون کے ذریعہ راقم کو اس کی اطلاع دی، پھر انہوں نے بمبئی وغیرہ کے تبلیغی دورہ پر رہے ہوئے بھی ایک مختصر جامع تبصرہ قلمبند کر کے میرے نام ارسال فرمایا۔

زیادہ اہم اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ راقم السطور نے سالانہ معارف رضا پاکستان اور حضور برہان ملت جہلمی علیہ رحمۃ الباری کی کتاب مستطاب "اکرام امام احمد رضا" کے حوالے سے حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ سے امام احمد رضا کے عشق و محبت اور ان کے دربار عالی میں حاضری کے ثبوت پر کچھ عبارتیں اس کتاب میں نقل کی ہیں، حضرت مولانا سید محمد حسینی قبلہ کی یہ کرم فرمائی کہ "اکرام امام احمد رضا" کی عبارت پر غبر لکھ کر اس کے ذیل میں مذکورہ موضوع سے متعلق حاشیہ تحریر فرمایا، راقم الحروف اسے یہاں درج کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے، یقیناً ایک آل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی اس تائیدی عبارت سے اس کتاب میں چار چاند لگ گیا ہے "اکرام امام احمد رضا" اور حضرت سید صاحب موصوف کی وہ عبارتیں ملاحظہ ہوں۔

"اعلیٰ حضرت نے بمبئی سے بریلی شریف کا قصد کیا، والد نے جہلم ر

تشریف لے جانے کیلئے عرض کیا، فرمایا، ابھی تو اجیر شریف حاضری دیتا ہوا بریلی جاؤں گا، انشاء اللہ پھر کبھی جہلم آؤں گا"۔ (اکرام امام احمد رضا ص ۸۲، ناشر: مجلس علماء مظفر پور۔ مطبوعہ ۱۹۹۰ء)

(حاشیہ: از مولانا سید محمد حسینی صاحب)۔ اعلیٰ حضرت بریلوی کے قیام اجیر مقدس کے دوران جمعہ مبارک پڑھا، اعلان عام ہوا کہ مجددین و ملت اعلیٰ حضرت بریلوی درگاہ معلیٰ اجیر مقدس میں مسجد شاہجہانی کے اندر قبل جمعہ حضرت خواجہ ہندوستان کی شان و ولایت پر بیان فرمائیں گے، اس جمعہ کو کئی گھنٹہ پہلے ہی نمازیوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا، یہاں تک کہ مسجد عقلی پوری بھر گئی، اور اس پاس کی خالی جگہیں بھی بھر گئیں، اعلیٰ حضرت کا حسب اعلان قبل جمعہ خواجہ پاک کی عظمت پر وعظ شروع ہوا، وعظ اتنا بصیرت افروز اور پر مغز تھا کہ حاضرین مجموعہ جموم اٹھے۔ انہیں میں شہنشاہ و کن میر عثمان علی صاحب نظام سابع حیدر آباد بھی موجود تھے، وہ اعلیٰ حضرت کا بیان دل آفرین سن کر چل اٹھے، کافی تاخیر سے جمعہ ہوا، اعلان ہوا کہ باقی بیان بعد نماز عشاء اسی مسجد شاہجہانی میں ہوگا، لوگ خوشی سے جموم اٹھے، چنانچہ بعد نماز عشاء اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ نے بیان شروع فرمایا، رات کا کافی حصہ گزر گیا، مجمع کے اندر نظام حیدر آباد بھی بیٹھے سنتے رہے، چونکہ نظام حیدر آباد حضرت سیدنا خواجہ پاک کے بہت زیادہ معتقد تھے، عرس مقدس میں شریک ہوتے تھے، اس کے علاوہ سال

میں کئی بار اجیر شریف حاضر ہوتے تھے، انہوں نے اپنی عقیدت کی یادگار درگاہ معلیٰ میں ”نظام گیت“ کی صورت میں تعمیر کر کے ظاہر کیا جو آج بھی موجود ہے، نظام حیدر آباد اپنے مرکز عقیدت حضرت خواجہ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلہ میں اعلیٰ حضرت امام بریلوی کے دلائل و براہین سے مزین پر مغزیان سن کر جھوم اٹھے اور اعلیٰ حضرت کے معتقد ہو گئے، منا کے بعد نظام حیدر آباد اعلیٰ حضرت امام بریلوی قدس سرہ کی قیام گاہ پر حاضر ہوئے، تمام حاضر باش لوگوں میں بلا امتیاز وہ خود بھی بیٹھ گئے، درمیان میں موقع پا کر نظام حیدر آباد نے اعلیٰ حضرت سے التجا کیا کہ حضور! میں آپ سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں، اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا کہیے، تو نظام حیدر آباد نے عرض کیا کہ حضور! میری مملکت دکن کو اپنے وجود بافیض سے رونق بخشیے، میں آپ کی خدمت میں مملکت کے صدر الصدور کا عہدہ جلیلہ پیش کرنا چاہتا ہوں، اعلیٰ حضرت قدس سرہ بالکل منظر امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، آپ کے اجماع میں فرمایا کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں، نظام سکتے میں رہ گئے، پھر تھوڑی دیر کے بعد یہی عرض کیا، اعلیٰ حضرت قدس سرہ سنے پھر یہی جواب دیا، اسی طرح تین مرتبہ کہا، اعلیٰ حضرت نے یہی جواب دیا، شاہوں کا مزاج پل پل میں بدلتا رہتا ہے، کبھی وہ سلام پر رنجیدہ ہوتے ہیں، اور کبھی گالی پر انعام دیتے ہیں، اسی شاہانہ مزاج سے متاثر ہو کر نظام حیدر آباد بھی متاثر ہو گئے، آخر کار وہ اعلیٰ حضرت کے دشمن ہو گئے، میں نے تین مرتبہ ان سے عرض کیا، لیکن انہوں نے میری عرض قبول نہیں کی، یہی

دشمنی لنگر جب وہ واپس حیدر آباد پہنچے تو انہوں نے اعلیٰ حضرت پر ظلم و ستم کی انتہا کر دی۔ اس کی بھی بڑی دردناک داستان ہے، پھر نظام نے بدایوں کا رخ کیا وہاں سے مولانا عبد القدیر بدایونی کو بلوایا، انہیں صدر الصدور حیدر آباد کا عہدہ تفویض کیا، اس کے بعد کے حالات جو اعلیٰ حضرت پر گزرے ہیں، اس کی تفصیل کا ایک مستقل باب ہے، یہاں اس کے ذکر کی گنجائش نہیں۔ اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہ نے اپنے قیام اجیر مقدس کے درمیان جن حضرات کو خلافت سے سرفراز فرمایا یا مرید کیا، ان کو سلسلہ چشتیہ میں کیا، ان کی اولاد کے افراد آج بھی موجود ہیں۔

**کچھ کتاب اور مؤلف کتاب کے بارے میں :** میں گزشتہ ماہ چکر دھر پور ضلع سنگھ بھوم (جھاڑکھنڈ) پر وگرام میں گیا ہوا تھا، حضرت علامہ مولانا مفتی عابد حسین صاحب قادری نوری مدظلہ العالی سے فون پر گفتگو ہوئی، آپ نے بتایا کہ وہ ”شاء حضرت خواجہ بزبان حضرت امام احمد رضا“ نامی تازہ تالیف میں مصروف ہیں سن کر بڑی مسرت ہوئی، اور اسی رات جلیسے میں آپ نے ایک صاحب کے ہاتھ سے اس کا ایک نسخہ بھی میرے پاس بھیجا، میں نے شروع سے آخر تک پڑھا، کتاب کی حسن ترتیب اور مضامین بے حد پسند آئے، موصوف نے سلطان الہند حضرت سیدی خواجہ ہندوستان غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان زیبا میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے جو خراج عقیدت پیش کیا

ہے، اس کو ترتیب دینے کا تاریخی کارنامہ انجام دیا ہے، نیز معترضین کے اعتراضات کا بہت نفیس اور شاندار پیمانے پر جواب دیا ہے، آپ نے پوری جماعت اہلسنت کی طرف سے فرض کفایہ ادا کیا ہے، ویسے بھی حضرت علامہ مفتی عابد حسین صاحب کا نام جماعت اہلسنت میں بڑا باوقار نام ہے، آپ مستقل طور پر تدریس و تصنیف و تالیف میں مصروف رہتے ہیں، ملک میں آپ کی پہچان اسی سے ہے، خداوند قدوس آپ کی تمام دینی و مذہبی خدمات کو قبول فرمائے اور بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے۔ فقط

سید محمد حسینی اشرفی مصباحی،

چیف ایڈیٹر ماہنامہ سنی آواز، ناگپور

ماہ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۳ھ

## تأثر گرامی

از قلم حضرت مولانا مفتی محبوب الرحمن رضوی مصباحی، رائے پور (چھتیس گڑھ)

سرزمین ہند میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کیلئے لاکھوں مشائخ، علماء اور صوفیاء نے نمایاں خدمات اور کارنامے انجام دیئے ہیں، ان کے وجود مسعود کی برکتوں نے لوگوں کو متاثر کیا اور عظمت کدہ شرک کو حق و صداقت، توحید و رسالت کے نور سے منور کیا، ان ستودہ صفات روحانی ہستیوں میں سب سے زیادہ روشن نام شیخ المشائخ خواجہ خواجگان، سلطان الہند، عطاءے رسول، امام ادھار، طریقت، پیشوائے اصحاب حقیقت، معین حق و ملت حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی بخاری جمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے، آپ کا نقش و ام اسلامیان ہند کے دلوں پر آج تک ثبت ہے اور آپ کا تذکرہ تاریخ ہند کی مقدس امانت بن چکا ہندوستان کے عظیم کشور کشانا جداروں کی عکرائی اور رعب و دبدبہ کا دور ختم ہو چکا ہے مگر ہند کے راجہ حضرت خواجہ کی روحانی عظمت و سطوت کی عکرائی آج بھی قائم ہے۔

تقریباً آٹھ سو سال کا عرصہ گزر گیا، بے شمار انقلابات رونما ہوئے، ہزاروں تاجدار آتے جاتے رہے مگر جمیر مقدس کی سرزمین پر آسودۂ خواب تاجدار کی شوکت و اقتدار اور محبوبیت و مقبولیت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اصحاب

افتدار، فاقہ مست درویش سب کی جبین نیاز خواجہ کے آستانے پر جھکتی رہی اور بلا تفریق مذہب و ملت ہر ایک کے دل میں حضرت خواجہ کی عقیدت و محبت کا چراغ جلتا رہا، حالات کی تیز و تند آمدنیوں میں یہ چراغ گل کیا ہوتا، اس کی لوبھی مدد مہم نہ پڑی، حضرت خواجہ کی درگاہ کل بھی منع فیوض و برکات تھی اور آج بھی قبلہ حاجات ہے، وہاں پہنچ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کرم گستر، رعایا پرور سلطان کا فیض رساں دربار سجا ہوا ہے، جہاں خلقت کا ایک جھوم ہر وقت اپنی مرادیں لے کر حاضر رہتا ہے، یہی وہ حقیقت ہے کہ یہاں آکر شاہ و گد اور امیر و فقیر ایک ہو جاتے ہیں، اپنے اور بیگانے کی تفریق مٹ جاتی ہے، ہر ایک زبان ثنائے حضرت خواجہ سے تر ہو جاتی ہے، سلاطین وقت ہوں یا صوفیائے طریقت، اولیاء امت ہوں یا علمائے ملت سب نے اپنے اپنے انداز میں اپنی اپنی بساط کے مطابق حق شاخوانی ادا کرنے کیلئے زبان و قلم کو جنبش دیا اور اوصاف و کمالات حضرت خواجہ بیان کئے، اس مقام پر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ ثنائے حضرت خواجہ سے زبان امام احمد رضا خاموش ہو، جن کی زندگی کی ہر ہر ادا سے مدحت انبیاء کرام و اولیاء عظام عیاں ہے، جن کی زبان و بیان کو یہ شرف و سند حاصل ہے کہ

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم  
جس مست آگئے ہو نیکے بٹھا دیئے ہیں

آج کل کچھ کوتاہ نظر، تعصب و تعنت اور بغض و حسد کے شکار، بظاہر حضرت خواجہ کے وفادار، درحقیقت مسلک خواجہ و رضا کے غدار اور خدا کے قہر و

غضب کے حقدار، یہ شور مچاتے پھر رہے ہیں کہ مجدد اعظم، امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ والرضوان نے حضرت خواجہ غریب نواز (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی عظمت و رفعت کے خطبے نہیں پڑھے، آپ کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان نہیں ہوئے، یہ الزام کہاں تک صحیح ہے؟ زیر نظر کتاب سہمی پہ "ثنائے حضرت خواجہ بزبان امام احمد رضا" کا ورق الیہ! اور حق و انصاف کی نظر سے کتاب کو پڑھیے، شکوک و شبہات کا ازالہ کیجئے، اپنے سینے کو معلومات کا خزانہ بنائیے اور معاندین و مخالفین حضرت خواجہ و رضا کو دندان شکن جواب دیئے کیلئے تیار ہو جائیے، نیز فاضل مرتبہ محمد العلماء، زبدۃ الاصفیاء، نقیب الاولیاء، خطیبہ حضرت محدث کبیر و حضور تاج الشریعہ و حضور امین شریعت حضرت علامہ مفتی محمد عابد حسین قادری نوری مصباحی مدظلہ العالی کو داد و تحسین اور مخصوص دعاؤں سے نواز دیئے، جنہوں نے عاشقان خواجہ و رضا کی طرف سے اسے تہنیت دیکر آنکھوں کو نور، دلوں کو سرور بخشا اور احقاق حق اور ابطال باطل کا فریضہ انجام دیا ہے، موصوف تقریباً ۷۷ سال سے جامعہ فیض العلوم جمشید پور کے ممتاز مدرس، قابل قدر شیخ الحدیث، نقاد مفتی، اور نباض قاضی ریاست جہاد کھنڈ، شاعر خطیب و ادیب اور کامیاب مصنف ہیں، آنجناب کو اللہ تعالیٰ نے عجیب و غریب صلاحیتوں کا مالک بنایا ہے، جب آپ کے درس و تدریس کی مصروفیت و مشغولیت دیکھی جاتی ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کے سوا آپ کا کوئی دوسرا مشغلہ ہی نہیں ہے، سدا افتاء و قضاء فائز ہوتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ



صرف یہی آپ کا کام ہے، جلسہ گاہ میں کرسی خطابت پر جلوہ بار ہوتے ہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ یہ آپ کی صنعت و حرفت ہے، اور جب تصنیف و تالیف کیلئے قلم اٹھاتے ہیں تو یہ یقین ہوتا ہے کہ بحر تحقیق و تدقیق کے غواص ہیں، جو تہہ بہ تہہ حق و صداقت کے موتیاں جمع کرنے میں سارا وقت صرف کر رہے ہیں جب کہ اس کے علاوہ تفکیمی و تحریری کام، طالبان علوم نبویہ کی تربیت و اصلاح، ادارے کی اقتصادی بہتری کیلئے رابطہ عامہ کا کام، مزید براں عبادات، اور ادو وظائف اور معمولات بھی ان کے وقوف پر ادا ہو رہے ہیں، بس آپ کی ذات کو ایک جملہ میں سمجھ لیا جائے کہ ایک ذات بہت ساری صلاحیتوں کی انجمن ہے، اور "ایں سعادت پہ زور بازو نیست تانہ بخشہ خدائے بخشندہ" کے آپ صداق اعلیٰ ہیں، اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کتاب کو بھی دیگر تصنیفات کی طرح شرف قبولیت سے مشرف فرمائے اور آپ کے علم و عمل اور تصنیفی خدمات میں خوب سے خوب تر برکتیں عطا فرمائے۔ آمین، بھادسید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فقیر محمد مجیب الرحمن قادری، مصباحی

بانی و صدر مدرس فیضانِ فوٹ الوری ازیس، مدرسہ اہلسنت فیضانِ اسلام گندہ، جہار کھنڈ  
خادم الامۃ مسجد غریب نواز، بچے مگر رائے پور، چھتیس گڑھ،

۲۱ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ بمطابق

۱۳ اپریل ۲۰۱۳ء بروز بدھ

## تبصرہ

از قلم: جناب حافظ محمد جاوید حسین مصباحی صاحب

خطیب و امام مسجد چشتیہ، درزی محلہ، ڈورنہ اور انچی (جہار کھنڈ)

اجنبے کو برا، صحیح کو غلط اور صحیح کو جھوٹ ثابت کرنے کیلئے کچھ لوگ ہمدردی معصوف عمل رہتے ہیں، لیکن ہزار کوششوں کے باوجود صداقت کا پرچم ہمیشہ بلند ہی رہتا ہے، امام احمد رضا علیہ الرحمہ اور خانوادہ بریلی شریف کی علمی، دینی اور ملی خدمات سے ہندو پاک اور عالم اسلام کا کون خوش عقیدہ شخص ہے جو واقف نہیں، بیگانے بھی اعترافِ حقیقت پر مجبور ہیں، لیکن اس کے باوجود بعض ایسے وقت اپنی شہرت کے کھولے سیکے کو رائج الوقت کا مقام دینے کیلئے عوام الناس کو یہ باور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ اہل بریلی نے کوئی ایسا کارنامہ انجام نہیں دیا ہے کہ انہیں امتیازی شان کا مستحق سمجھا جائے، آج بعض مام نہاد مقررین اور بازاری مصنفین کی زبان و قلم سے منتقل ہو کر عوام الناس میں بھی اب یہ چرچا ہونے لگا ہے کہ جلسوں اور کانفرنسوں میں مسلک اعلیٰ حضرت کا نعرہ لگانا ضروری نہیں بلکہ مسلک غریب نواز کا نعرہ لگنا چاہیے، سوال یہ ہے کہ کون کہتا ہے کہ مسلک غریب نواز کا نعرہ نہیں لگنا چاہیے، ضرور یہ نعرہ بھی شامل ہونا چاہیے مگر ان کا مقصد مسلک غریب نواز کے نعرے کو فروغ دینا نہیں ہے بلکہ اعلیٰ حضرت سے بغض و حسد کی آگ میں جل بھن کر یہیں پر وہ مسلک اعلیٰ حضرت کے نعرے کو بند کرنا ہے۔

یہ حضرات کم پڑھے لکھے لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے کبھی کبھی یہ سوال بھی اٹھاتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے سلطان الہند غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں کوئی تعریفی کلمہ نہیں لکھا ہے۔ جبکہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوب ثنا خوانی کی ہے گویا حضور غریب نواز سے وہ بغض رکھتے تھے (العیاذ باللہ) کوئی یوں کہتا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے دربار خواجہ میں حاضری بھی نہ دی۔۔۔ اس قسم کی چلائی ہوئی مسوم ہوائیں ملک بھر میں جماعت اہلسنت کو دیمک کی طرح چاٹ کر کھوکھلا کر رہی ہیں اور انہیں قوت مضبوط ہوتی چلی جا رہی ہے، انہیں وجوہات کے سبب ناچنے نے محسوس کیا کہ کاش کوئی ایسا سال منہ شہود میں آتا جو حضور غریب نواز علیہ الرحمہ سے امام احمد رضا کے عشق و عقیدت کو ظاہر کرنے والا ہو۔

بحمدہ تعالیٰ میری گزارش کو ادارہ شریعہ جہاد کھنڈ کے صدر قاضی، خلیفہ حضور تاج الشریعہ حضرت مولانا مفتی عابد حسین صاحب قادری، رضوی، نوری، مصباحی، مدرسہ فیض العلوم جمشید پور نے شرف قبولیت سے نوازا اور زیر نظر مضمون زینت قریطاس فرما کر لوگوں کی معلومات میں اضافہ کیا، بلاشبہ یہ حضور غریب نواز علیہ الرحمہ کا روحانی فیض ہے۔

مفتی صاحب موصوف نے اس کتاب میں موضوع سے متعلق دلائل و شواہد کا انبار لگا دیا ہے اور نہایت سنجیدگی اور سلیقے کے ساتھ یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا جہاں سیدنا امام حسن، سیدنا امام حسین اور سیدنا

غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عاشق و شیدائی اور مدح خواں تھے وہیں عطا نے رسول، گلشن زہرا کے سبکتے پھول حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر آل رسول ﷺ بلکہ تمام اولیاء اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عاشق صادق اور زمزمہ خواں ہیں اور انہوں نے صرف ان کی تعریف و توصیف ہی نہ کی بلکہ موقع نکال کر ان کی بارگاہوں میں حاضری بھی دی ہے، ہاتھ کٹن کو آرسی کیا ہے، اور اراق الہیہ اور حقائق کے انوار ساطعہ سے اپنے سینے کو منور کیجئے، خوش قسمتی سے اس کتاب کی طباعت کا سہرا جماعت رضائے مصطفیٰ جہاد کھنڈ، ڈورنڈا، رانچی کے احباب و اراکین اور رائے پور کے محقر قوم جناب الحاج کریم اللہ خاں عرف حاجی نواب خاں صاحب کے سر جاتا ہے۔

جماعت رضائے مصطفیٰ ڈورنڈا، رانچی کے احباب و کارکنان حسین و مبارک باد کے کے مستحق ہیں کہ اس دور پر فتن میں مراسم اہلسنت کو عام کرنا، رخیج النور شریف، محرم الحرام شریف اور اعراس اولیائے کرام کے مواقع پر جلسہ و کانفرنس کرا کر خطائے کرام کے بیانات کا اہتمام کرنا اور دیگر احسن تدابیر کے ذریعہ نوجوانوں میں دینی و مسلمانی بیداری پیدا کرنا، ان کا طرہ امتیاز ہے، مولیٰ تعالیٰ بطفیل مصطفیٰ ﷺ و غوث و خواجہ اور رضائے اللہ تعالیٰ عنہم ان تمام کی مساعی جمیلہ کو قبول فرما کر ان کیلئے توشعہ آخرت بخائے آمین

محمد جاوید حسین مصباحی

خطیب و امام مسجد پشتہ، درازی محلہ، ڈورنڈا، رانچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## آغاز سخن

جمہور مسلمین کے راستے اور طریقے و چھوڑ کر ایک راستہ اختیار کرے۔

کوئی سی بات نہیں ہے۔ ہم اور میں محدث۔ پندرہ فرما۔ یہ صبر و رعب ہے جس جو

جمہور مسلمین سے ہٹ کر رہنا ایک نظریہ قاصر رہتا ہے اور وہ یہ امام احمد اور علما۔

دین سے بغض و حسد اور عداوت رکھتے رہتے ہیں۔ اس دور پر فتن میں بھی تنگی پر

گئے جانے والے چند اشخاص ملتے ہیں، جو اللہ کے ولیوں اور رسول ﷺ کے

ارثین علماء ملت اسلام سے دشمنی اور بغض و حسد رکھتے ہیں، کوئی رہبر احمد

محمد یہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا بھلا کہتا ہے تو کوئی بھی اس

کو سیدنا اثنین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کبر رکھتا ہے، کوئی خواجہ

خواجگان حضور غریب نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تو کوئی بارہویں صدی ہجری

کے مجدد سلطان اورنگ زیب علیہ الرحمۃ سے، کوئی محابد جنگ آزادی استقامت و شہادت

مدرسہ فضائل حق حیرت نادی علیہ الرحمۃ سے عداوت رکھتا ہے، تو کوئی اسی حضرت امام

احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ سے کج تاراج گواہ ہے کہ اس ایسے مرم

اور علما کے عقلمند سے نفرت کرنے والے وہی عابد و خادم ہو گئے۔

یہ حقیقت ہے کہ چار پر قلم کے ادا ہوا اپنے چہرے و نقوش سے آواز دے

کر رہا ہے، امام احمد رضا جو مقرب ولی اللہ اور وارث رسول اللہ تھے، جو وقت

کے منہر اعظم، مجدد اعظم و رفیعہ اعظم تھے، جنہوں نے علم و عمل، رہبر و ورع

سے مزین ہو کر، اس دولت کی خوب خدمت کی تھی کہ خوں کا آخری قطرہ نچوڑ کر

رکھ دیا، ان لئے اکابر علماء و مشائخ بلکہ تمام اہلسنت نے انہیں مجدد اعظم کے

لقب سے یاد کیا، اس کا مزین سنہ س "کو" "تہ من آیات اللہ" اور "مبخرۃ امن

معجزات رسول اللہ جانا، یہ سے ولی اللہ اور وارث نبیاء ہیں جن سے سینکڑوں

کرامتیں ظاہر ہوئیں، جن کی یہ ساری خدمات جلیلہ چار جلدوں پر مشتمل

"حیات اہل حق" مصنفہ ملک العلماء، مفتی ظفر الدین بہاری علیہ الرحمۃ و

دیگر کتب سوانح میں مرقوم ہیں مگر ایسی باتیں، جامع الصفات اور

صاحب انکرامات عبقری شخصیت کے محدث۔ پند حاسدین ہیں تو۔ بھی کوئی

نئی بات نہیں مگر انہیں صلائے عام ہے۔

سب دن سے جلتے والوں کے گل ہوئے چرخ

احمد رضا کی طبع فردزاں۔ آن بھی

منہر قصہ رضا تو بلند کافی ہے

تم سب کے پٹیل، سینے پہ چڑھ کے دکھاؤ

فتاویٰ رصبیہ تو ایک است۔

زار احمد بن بخشش کی پڑا۔ انا

بہر صورت امام عظیم ابو حنیفہ مجدد وقت سلطان اور عظیم ربیب اور مجدد  
عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ان کے علم و فضل سے محسوس کر دیا، لہذا ان کے حاسدین  
ہر دور میں تھے، اور آج بھی کچھ کچھ ضرور ہیں۔

ک طرف اعدائے ایں، ایک طرف حاسدین  
بندہ ہے تنہا شہا، تم چ کروڑوں درو

ان حاسدین کا جواب خود ان کا انبیا مسد ہے، کیونکہ حسد کی آگ میں  
جہنم اور اپنی عاقبت پر ہمارے اس کا مقدرت، البتہ میں نے یہ چند مضمون مثلاً شہا  
حق کیسے لکھنا شروع کر دی ہیں۔ تاکہ وہ حقائق سے آشنا ہیں۔

اس کاوش کو رفیق محترم، مفتی عجب رضی اللہ عنہ صبحی، نئی بستی، راجہ  
طالب، رائے پور (چھتیس گڑھ) اور محب راہی جناب حافظ جاوید حسین رضوی  
امام مسجد درزی محلہ، ڈیرہ رنجی (جھارکھنڈ) کے اصرار سے منظر عام پر لا کر  
آخری فیصلہ ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں اور راج اہل آیت کریمہ کی تلاوت پر  
قلم رواکتے ہیں۔ فیصلہ کن فیصلہ علی سائلینہ علیہم السلام بس ہو  
الہدای منبیلہ (ترجمہ) تم فرماؤ اسباب اپنے طریق پر کام کرتے ہیں تو تمہارا  
رب خوب جانتا ہے کہ کون زیادہ راہ پر ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله تعالى و صلواته على رسوله الا على

محمد المصطفى و على اله المحبتي و اصحابه نجوم  
الهدى و علماء ائمة اولي الهی و اولياء مئة بدور لدھی

## ثنائے حضرت خواجہ بزبان امام احمد رضا

۱۔ رجب المرجب، حضور خلیفہ عرب و ربیعہ الرحمتہ و رضوان کے  
عرس مبارک کی بابت ہے، آیت ۱۔ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۸ مئی  
۲۰۱۲ء ہے، حضرت قدس سرہ کا آنحضرت سالہ (۸۰۰) عرس ہے، آپ کا اصاب  
۱۶۳۳ء میں ہوا، آج ہر طرف ان کے عرس شریف کی اہمیت ہے، میکشوں کا ہجوم  
ہے، پوری دنیا کے مسلمانوں میں چل چل رہا ہے، روحانیت کی ہر ہے، جمیر  
مقدس میں گل ریسے بھی جھڑکیں سے، عاشقان خواجہ راہوں کی تعداد میں اپنے  
جسموں کے ساتھ اور کروڑوں کی تعداد میں قرآن خوانی، فاتحہ خوانی، جلسہ اور  
تقسیم لکڑ کے ذریعے اپنی روحوں کے ساتھ، رکا دھوبہ میں پہنچ رہے ہیں، آج  
ڈیرہ رنجی میں اور دھکیڈیہ، جھڈ پور میں، بابا دودا، اراکین جماعت  
رضائے مصطفیٰ رانجی و حشید پور (جھارکھنڈ) سے لگی آنحضرت عرس خواجہ کے  
فیوض و برکات لوٹنے کی غرض سے قرآن خوانی، فاتحہ خوانی، نعت خوانی، ان کی



شہزادہ جانی اور تقسیم شیرینی کا پروگرام دکھا ہے، ان طور کے لکھے جانے کے وقت یہ فقیر ہاتھوں ایک جلسہ (جلسہ خوب غریب و ور) میں بحیثیت خطیب شرکت کی عرض سے فرین میں میضا سفر کر رہا ہے اور ال کے کہاں خانے سے اچانک اٹھے وہاں یہ خیاب پردہ فکر سے بار بار فکر کرتا کہ رہا ہے کہ اس سفر کو یادگار اور خوشگوار بنانے کیسے عاشق مصطفیٰ و ذوالآل مصطفیٰ امام احمد رضا کے توسط سے شہزادہ رسول، عطا سے رسول، گلشن زہرا کے سبکتے پھول، امام حسین کی آنکھوں کے نور حضور خواجه غریب نواز علیہ رحمۃ وارضوان بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل کیا جائے اور عقیدت کی سوغات پیش کی جائے، لہذا درج ذیل طور حاضر خدمت ہیں

ع۔ مگر قبول اللہ ذی عز و شرف۔

عدائے دین اور حاسدوں کی طرف سے سر ہے جانے کی بالکل امید نہیں ہے اور نہ ہی ان کے طعن و تشنیع کی فکر ہے۔ نہ مراؤش و نحس نہ مرئیش و طعن پیش نظر ہے، اللہ بارگاہ مولیٰ سے شرف قبول کی امید قویٰ تر ہے۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ امام احمد رضا ایک بچے عاشق رسول کا نام ہے، اس کی زندگی کا نصب العین ہی محبت خدا اور عشق مصطفیٰ تھا جس کا اعتراف ہوں نے بھی کیا درغیروں نے بھی کیا ہے، آپ کے سیکڑوں رسالے، ضخیم کتابیں، تقریباً "تھو ہزار صفحات پر مشتمل" "تذاتی رضویہ" کی بارہ جلدیں اور ۱۱ حصوں پر مشتمل مجموعہ نعت و منقبت "حداائق عشق" اسی عشق و محبت کی جیتی

جانگی تصویریں ہیں۔

وہ نہ صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات سراپا قدس سے بلند ہیں، بلکہ اطہار اور جن جن چیزوں سے ذرا برابر سست حاصل ہو گئی اس سے بھی بے پناہ عشق و محبت رکھتے اور اس کی تعظیم و ترقی جانتے تھے، آپ کی زندگی کا یہ حصہ بڑا تابناک ہے کہ جب بھی آپ کبیدہ خاطر ہو جاتے تو خدا بخیر دیتے، اس وقت ہی کی مجال نہ تھی کہ آپ کو منائے، بل خانہ آپ کی ان خوب پہچانتے تھے کہ امام احمد رضا سب کی بات لکھا سکتے ہیں مگر اس رسول کی بات نہیں ہاں سنتے، ابداد و نو مخلد مسجد بروہی شریف کے سادات کرام کے پاس پہنچ کر فریادیں ہو جاتے، اس رسول شریف رستے، جو انہی کا علم ہوتا فوراً اٹھانے لگتے، یہ دیکھنے و راہنہ و نظر اسلام جیسا دینی قلعہ کیونکر معرض وجود میں آیا، امام احمد رضا اپنی قیمتی و خطیصی معرفت کے سبب کوئی مدرسہ کھولنا نہیں چاہتے، اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشی ہے کہ اہلسنت کا مرکز و قاعدہ ہو، لاکھوں ان دونوں نے ایک آن رسول، سید امیر احمد مرحوم کو وسیلہ بنایا، ایسوں نے امام احمد رضا سے اپنے موثر الفاظ میں کہا کہ امام احمد رضا کو "ال رسول کی بات ماننے بھی کوئی چارہ کار نہ رہا، اور اہل سنت کا مرکز قائم کر دیا، تاریخ میں یہ بات نقش کا حجر ہو گئی کہ اگرچہ دارالعلوم مظہر اسلام کے بانی امام احمد رضا اور حجتہ اسلام ہیں مگر حقیقت میں حضرت سید صاحب موصوف کا مرہون منت ہے، اگر وہ امام احمد رضا سے یہ کہتے تو اہلسنت کو یہ دولت نہ ملتی

اور اسی لئے آپ کی تصنیفات میں محمدؐ اہل بیت رسول اور دیگر آل رسول کی مدح و ستائش نظم و نثر کی صورت میں خوب ملتی ہے اور کبھی موقع میرے ہاتھوں کی بارگاہوں میں حاضری بھی دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

”یہ تھوڑی دیر گیسو ہو کر دیکھا جائے کہ سرکارِ عظمہ خواجہ بند حضرت حمید غریب نواز علیہ الرحمۃ وارضواں الامم احمد رضا خان محدث بریلوی کی نظر میں کس شان کے دن ہیں وہ ان کی بارگاہ میں کس طور سے ساعات پیش کرتے ہیں مدح و ستائش کرتے ہیں ان کی بارگاہ عالی میں حاضر ہوتے اور عقیدت و محبت کے پھول نچھوڑتے ہیں یہاں ان کا دفاع بھی کرتے مگر کوئی دشمن اعتراض کرتا ہے تو اس کا منہ توڑ جواب بھی دیتے ہیں، آپ نے اس سب کا مطالعہ کیا ہے اور حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ سے محبت و عقیدت اور اس کے ادب و احترام کا سید امام احمد رضا سے معلوم کیا ہے۔

رضا کی نظر میں حضرت خواجہ کا مقام۔ البتہ پہلے یہ ذہن نشیں کریں کہ حضور خواجہ خوجگان علیہ الرحمۃ وارضواں کا نام نامی اسمِ نرانی ”حسن“ ہے، اسی لیے آپ ”حسن خجری“ سے بھی جانا جاتے ہیں مگر آپ کے القاب و خطابات بہت ہیں، جو آپ کی خوبیوں پر ہوں ہیں، چونکہ شریعت اسماء عظمیٰ محاسن پر دست کرتی ہے، آپ کا ایک خطاب ”سلطان الہند“ ہے جس کے معنی ہیں ”ہندوستان کے بادشاہ“ ہندوستان کی بادشاہت فضل کی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سونپی تھی وہ اس خطاب ”محسن الحق

اور محسن اللہ میں“ ہے جس کے معنی ہیں ”حق کی حمایت کرنے والے اور دین اسلام کی مدد کرنے والا“ تیسرا خطاب ”غریب نواز“ ہے، چونکہ آپ ہمارے غریبوں کی بالخصوص مدد کرتے ہیں، انہیں خوب نوازتے ہیں، اس لیے آپ غریب نواز ہیں اور یہ نہیں کہ آپ صرف غریبوں کو نوازتے ہیں، بلکہ امیروں کو بھی نوازتے ہیں، آپ غریب نواز بھی ہیں اور امیر نواز بھی، آپ کے در پہ امیر ہو کر غریب، بادشاہ ہو کر دربار، سب غریب ہی بن کر حاضر ہوتے ہیں بڑے بڑے کج کھاباں زمانہ آپ کے در پہ بھکاری بن کر حاضر ہوتے اور خوب پاتے ہیں، جو بچی شان امیری لے کر آئیں، منہ کی کھائیں، دھتکارے جائیں، اور جو بخیر و نیار کے ساتھ آتے ہیں دونوں ہاتھ بھر کر جاتے ہیں، پھر یہ کہ امراء اور رؤسا کا تو سب خیاں کرتے ہیں، مجبوراً یہ مسرور و اکتال تو اس میں ہے کہ غریبوں کی حاجت روائی کی جائے اور یہ بد شبہ اولیاء اللہ کی شان ہے، ورنہ اس خود غرض مادی دنیا میں غریبوں کا پرہیز حال کون ہوتا ہے؟ بلکہ شبہ آپؐ رسول ہیں، عاقل مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل پاک سے ہیں، ہمنوا اہل بیت کرام ہیں، آپ سخی و واثق ہیں، ہند کے راجہ اور ہم سب کے خولہ ہیں، جود و سخا تو آپ کے گھر کی باندی ہے، اہل بیت کرام اور آل رسول کی شان تو یہ ہے۔

خود بھوکے رہ لیتے تھے اور لوگوں کو کھلا دیتے تھے

کتنے اچھے تھے محمدؐ کے گھرانے والے

آپ کے مجملہ خطابات میں سے خواجہ ہند اور خواجہ خواجگان بھی ہے، اس سے کہ حوالہ کے معنی "آقا اور مالک" کے ہیں تو حضرت خواجہ بہر مسل نوں کے "قاہ مولیٰ ہیں بلکہ خواجہ وں سے حوالہ ہیں۔

اس تمہید کے بعد دیکھئے کہ عاشق رسول اور شیدائے آل رسول اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی، خواجہ غریب نوار کے خصائل حمیدہ اور درجات رفیعہ کو کس حد تک آپ سے ایسے میں بیان کرتے ہیں۔

آپ ایک سوال سے جواب میں حضور غوث اعظم شیخ عبد لقادر جیلانی کی شان و بھیمری اور حضور خواجگان معین الدین اس سنجری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فیوض و برکات اور شان غریب و رکی و الہی کتاب مستطاب "فتاویٰ رضویہ" میں بلا سے جامع اور عمدہ الفاظ میں بیان کرتے ہیں، ملاحظہ ہو

"حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضرور و بھیم ہیں اور حضرت سلطان الہند معین الحق والدین ضرور غریب نواز"۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد یازدہم، ص ۳۳، ناشر، رضا اکیڈمی ممبئی)

(نوٹ)۔ یہ اور اس کے علاوہ امام احمد رضا قدس سرہ کی کئی عبارتیں راقم السطور نے اپنی تالیف "مقام غوث اعظم و امام احمد رضا" میں نقل کی ہیں، وہاں دیکھی جاسکتی ہیں۔

ہمیں یہاں عرض یہ کرنی ہے کہ امام احمد رضا، خواجہ غریب نواز کے ایسے عقیدت مند بلکہ عشق کی حد تک پہنچے ہوئے شیدائی ہیں کہ بہر تقدیر ان کا دفاع کرتے، ان کی قرار واقعی شان و اہمیت پر کرتے اور ان پر کسی طرح کے اعتراض کا دندان شکن جواب بھی دیتے ہیں، مذکورہ ہمارا عبارت میں جہاں یہ واضح کیا کہ حضرت خواجہ ہندوستان کے بادشاہ، حق کی اعانت کرنے والے، اویں کے مددگار اور غریب نواز ہیں، وہیں حضرت کا دفاع کر کے مخالفین کو رد بھی کیا ہے۔

چشتی سلسلہ کے عظیم بزرگ اور حضرت خواجہ کے باواسطہ مرید و خلیفہ قدس سرہ امام احمد رضا کی حضرت شرف الدین احمد یحییٰ منیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک عبارت کے حوالے سے کسی نے امام احمد رضا سے سوال کیا تو اس کا جواب دیتے ہوئے آپ نے ایک مستقل رسالہ "حجب العوار" قلمبند کر دیا، جو آج بھی دستیاب اور دیدنی ہے۔

خواجہ غریب نوار کے خلیفہ اول حضرت قطب الدین، نقشبندی رکاکا اور ان کے باواسطہ خلیفہ حضرت نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا تذکرہ نہایت اچھوتے انداز میں امام احمد رضا قدس سرہ اپنی تصنیفات و مخطوطات میں کرتے نظر آتے ہیں بلکہ حضور نظام الدین اولیاء علیہ الرحمہ اور خود حضور خواجہ علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں حاضری دینے اور عقیدت کا خراج























[illegible][illegible]







۱. چنانچه که می بینید که در این کتاب  
 ۲. در این کتاب که در این کتاب  
 ۳. در این کتاب که در این کتاب  
 ۴. در این کتاب که در این کتاب  
 ۵. در این کتاب که در این کتاب  
 ۶. در این کتاب که در این کتاب  
 ۷. در این کتاب که در این کتاب  
 ۸. در این کتاب که در این کتاب  
 ۹. در این کتاب که در این کتاب  
 ۱۰. در این کتاب که در این کتاب

۱. چنانچه که می بینید که در این کتاب  
 ۲. در این کتاب که در این کتاب  
 ۳. در این کتاب که در این کتاب  
 ۴. در این کتاب که در این کتاب  
 ۵. در این کتاب که در این کتاب  
 ۶. در این کتاب که در این کتاب  
 ۷. در این کتاب که در این کتاب  
 ۸. در این کتاب که در این کتاب  
 ۹. در این کتاب که در این کتاب  
 ۱۰. در این کتاب که در این کتاب

$\Delta_{\text{H}_2\text{O}} = 10.5 \text{ kJ/mol}$

۱۔ یہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا کہ اس کی شکل میں ہے۔  
۲۔ یہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا کہ اس کی شکل میں ہے۔  
۳۔ یہی ہے جو کہ ہم نے پہلے دیکھا تھا کہ اس کی شکل میں ہے۔

[illegible][illegible]

عمر ۱۱ سالہ کے لڑکے کو دیکھ کر میری طرف سے ایک عجیب سی نظر پڑی۔  
 وہ ایک عجیب سی شکل کا لڑکا تھا۔ اس کی آنکھیں بڑی سی تھیں۔  
 اس کی ہاتھیں بھی بڑی سی تھیں۔ اس کی پیریں بھی بڑی سی تھیں۔  
 اس کی ساری شکل عجیب سی تھی۔ اس کی عمر ۱۱ سالہ تھی۔

سے جس سے بڑی ہے وہ سال ۱۹۸۱ء کا ریکارڈ ہے۔ یہ ایک  
کڑی زمینداروں کے ہاتھ میں ہے۔ ان کے ہاتھ میں ہے۔  
یہ ان کے ہاتھ میں ہے۔ یہ ان کے ہاتھ میں ہے۔

مذہباً قریبا تھا، اور اے کبریا کوئی شک و گمان یا سیریا رہا نہ تھا۔

$L^2 = L^2(\mathbb{R}^n)$

$$\frac{d}{dt} \left( \frac{1}{2} m \dot{x}^2 \right) = \frac{d}{dt} \left( \frac{1}{2} m \dot{x}^2 \right) = \frac{d}{dt} \left( \frac{1}{2} m \dot{x}^2 \right)$$

۱- در صورتی که در یک سال دو بار بارش اتفاق افتد، در آن سال بارش را دو برابر می‌کنند.  
 ۲- در صورتی که در یک سال سه بار بارش اتفاق افتد، در آن سال بارش را سه برابر می‌کنند.  
 ۳- در صورتی که در یک سال چهار بار بارش اتفاق افتد، در آن سال بارش را چهار برابر می‌کنند.

$\frac{d}{dt} \left( \frac{1}{2} m v^2 \right) = -\frac{d}{dt} \left( \frac{1}{2} k x^2 \right)$

[illegible]

۱- در صورتی که  $\alpha$  و  $\beta$  در  $\mathbb{R}$  باشند و  $\alpha < \beta$  باشد، داریم:

۱. ...  
 ۲. ...  
 ۳. ...  
 ۴. ...  
 ۵. ...  
 ۶. ...  
 ۷. ...  
 ۸. ...  
 ۹. ...  
 ۱۰. ...  
 ۱۱. ...  
 ۱۲. ...  
 ۱۳. ...  
 ۱۴. ...  
 ۱۵. ...  
 ۱۶. ...  
 ۱۷. ...  
 ۱۸. ...  
 ۱۹. ...  
 ۲۰. ...  
 ۲۱. ...  
 ۲۲. ...  
 ۲۳. ...  
 ۲۴. ...  
 ۲۵. ...  
 ۲۶. ...  
 ۲۷. ...  
 ۲۸. ...  
 ۲۹. ...  
 ۳۰. ...  
 ۳۱. ...  
 ۳۲. ...  
 ۳۳. ...  
 ۳۴. ...  
 ۳۵. ...  
 ۳۶. ...  
 ۳۷. ...  
 ۳۸. ...  
 ۳۹. ...  
 ۴۰. ...  
 ۴۱. ...  
 ۴۲. ...  
 ۴۳. ...  
 ۴۴. ...  
 ۴۵. ...  
 ۴۶. ...  
 ۴۷. ...  
 ۴۸. ...  
 ۴۹. ...  
 ۵۰. ...  
 ۵۱. ...  
 ۵۲. ...  
 ۵۳. ...  
 ۵۴. ...  
 ۵۵. ...  
 ۵۶. ...  
 ۵۷. ...  
 ۵۸. ...  
 ۵۹. ...  
 ۶۰. ...  
 ۶۱. ...  
 ۶۲. ...  
 ۶۳. ...  
 ۶۴. ...  
 ۶۵. ...  
 ۶۶. ...  
 ۶۷. ...  
 ۶۸. ...  
 ۶۹. ...  
 ۷۰. ...  
 ۷۱. ...  
 ۷۲. ...  
 ۷۳. ...  
 ۷۴. ...  
 ۷۵. ...  
 ۷۶. ...  
 ۷۷. ...  
 ۷۸. ...  
 ۷۹. ...  
 ۸۰. ...  
 ۸۱. ...  
 ۸۲. ...  
 ۸۳. ...  
 ۸۴. ...  
 ۸۵. ...  
 ۸۶. ...  
 ۸۷. ...  
 ۸۸. ...  
 ۸۹. ...  
 ۹۰. ...  
 ۹۱. ...  
 ۹۲. ...  
 ۹۳. ...  
 ۹۴. ...  
 ۹۵. ...  
 ۹۶. ...  
 ۹۷. ...  
 ۹۸. ...  
 ۹۹. ...  
 ۱۰۰. ...

۱. ...  
 ۲. ...  
 ۳. ...  
 ۴. ...  
 ۵. ...  
 ۶. ...  
 ۷. ...  
 ۸. ...  
 ۹. ...  
 ۱۰. ...  
 ۱۱. ...  
 ۱۲. ...  
 ۱۳. ...  
 ۱۴. ...  
 ۱۵. ...  
 ۱۶. ...  
 ۱۷. ...  
 ۱۸. ...  
 ۱۹. ...  
 ۲۰. ...  
 ۲۱. ...  
 ۲۲. ...  
 ۲۳. ...  
 ۲۴. ...  
 ۲۵. ...  
 ۲۶. ...  
 ۲۷. ...  
 ۲۸. ...  
 ۲۹. ...  
 ۳۰. ...  
 ۳۱. ...  
 ۳۲. ...  
 ۳۳. ...  
 ۳۴. ...  
 ۳۵. ...  
 ۳۶. ...  
 ۳۷. ...  
 ۳۸. ...  
 ۳۹. ...  
 ۴۰. ...  
 ۴۱. ...  
 ۴۲. ...  
 ۴۳. ...  
 ۴۴. ...  
 ۴۵. ...  
 ۴۶. ...  
 ۴۷. ...  
 ۴۸. ...  
 ۴۹. ...  
 ۵۰. ...  
 ۵۱. ...  
 ۵۲. ...  
 ۵۳. ...  
 ۵۴. ...  
 ۵۵. ...  
 ۵۶. ...  
 ۵۷. ...  
 ۵۸. ...  
 ۵۹. ...  
 ۶۰. ...  
 ۶۱. ...  
 ۶۲. ...  
 ۶۳. ...  
 ۶۴. ...  
 ۶۵. ...  
 ۶۶. ...  
 ۶۷. ...  
 ۶۸. ...  
 ۶۹. ...  
 ۷۰. ...  
 ۷۱. ...  
 ۷۲. ...  
 ۷۳. ...  
 ۷۴. ...  
 ۷۵. ...  
 ۷۶. ...  
 ۷۷. ...  
 ۷۸. ...  
 ۷۹. ...  
 ۸۰. ...  
 ۸۱. ...  
 ۸۲. ...  
 ۸۳. ...  
 ۸۴. ...  
 ۸۵. ...  
 ۸۶. ...  
 ۸۷. ...  
 ۸۸. ...  
 ۸۹. ...  
 ۹۰. ...  
 ۹۱. ...  
 ۹۲. ...  
 ۹۳. ...  
 ۹۴. ...  
 ۹۵. ...  
 ۹۶. ...  
 ۹۷. ...  
 ۹۸. ...  
 ۹۹. ...  
 ۱۰۰. ...







۱- ...  
۲- ...  
۳- ...  
۴- ...  
۵- ...  
۶- ...  
۷- ...  
۸- ...  
۹- ...  
۱۰- ...  
۱۱- ...  
۱۲- ...  
۱۳- ...  
۱۴- ...  
۱۵- ...  
۱۶- ...  
۱۷- ...  
۱۸- ...  
۱۹- ...  
۲۰- ...  
۲۱- ...  
۲۲- ...  
۲۳- ...  
۲۴- ...  
۲۵- ...  
۲۶- ...  
۲۷- ...  
۲۸- ...  
۲۹- ...  
۳۰- ...  
۳۱- ...  
۳۲- ...  
۳۳- ...  
۳۴- ...  
۳۵- ...  
۳۶- ...  
۳۷- ...  
۳۸- ...  
۳۹- ...  
۴۰- ...  
۴۱- ...  
۴۲- ...  
۴۳- ...  
۴۴- ...  
۴۵- ...  
۴۶- ...  
۴۷- ...  
۴۸- ...  
۴۹- ...  
۵۰- ...  
۵۱- ...  
۵۲- ...  
۵۳- ...  
۵۴- ...  
۵۵- ...  
۵۶- ...  
۵۷- ...  
۵۸- ...  
۵۹- ...  
۶۰- ...  
۶۱- ...  
۶۲- ...  
۶۳- ...  
۶۴- ...  
۶۵- ...  
۶۶- ...  
۶۷- ...  
۶۸- ...  
۶۹- ...  
۷۰- ...  
۷۱- ...  
۷۲- ...  
۷۳- ...  
۷۴- ...  
۷۵- ...  
۷۶- ...  
۷۷- ...  
۷۸- ...  
۷۹- ...  
۸۰- ...  
۸۱- ...  
۸۲- ...  
۸۳- ...  
۸۴- ...  
۸۵- ...  
۸۶- ...  
۸۷- ...  
۸۸- ...  
۸۹- ...  
۹۰- ...  
۹۱- ...  
۹۲- ...  
۹۳- ...  
۹۴- ...  
۹۵- ...  
۹۶- ...  
۹۷- ...  
۹۸- ...  
۹۹- ...  
۱۰۰- ...

۱- ...  
۲- ...  
۳- ...  
۴- ...  
۵- ...  
۶- ...  
۷- ...  
۸- ...  
۹- ...  
۱۰- ...  
۱۱- ...  
۱۲- ...  
۱۳- ...  
۱۴- ...  
۱۵- ...  
۱۶- ...  
۱۷- ...  
۱۸- ...  
۱۹- ...  
۲۰- ...  
۲۱- ...  
۲۲- ...  
۲۳- ...  
۲۴- ...  
۲۵- ...  
۲۶- ...  
۲۷- ...  
۲۸- ...  
۲۹- ...  
۳۰- ...  
۳۱- ...  
۳۲- ...  
۳۳- ...  
۳۴- ...  
۳۵- ...  
۳۶- ...  
۳۷- ...  
۳۸- ...  
۳۹- ...  
۴۰- ...  
۴۱- ...  
۴۲- ...  
۴۳- ...  
۴۴- ...  
۴۵- ...  
۴۶- ...  
۴۷- ...  
۴۸- ...  
۴۹- ...  
۵۰- ...  
۵۱- ...  
۵۲- ...  
۵۳- ...  
۵۴- ...  
۵۵- ...  
۵۶- ...  
۵۷- ...  
۵۸- ...  
۵۹- ...  
۶۰- ...  
۶۱- ...  
۶۲- ...  
۶۳- ...  
۶۴- ...  
۶۵- ...  
۶۶- ...  
۶۷- ...  
۶۸- ...  
۶۹- ...  
۷۰- ...  
۷۱- ...  
۷۲- ...  
۷۳- ...  
۷۴- ...  
۷۵- ...  
۷۶- ...  
۷۷- ...  
۷۸- ...  
۷۹- ...  
۸۰- ...  
۸۱- ...  
۸۲- ...  
۸۳- ...  
۸۴- ...  
۸۵- ...  
۸۶- ...  
۸۷- ...  
۸۸- ...  
۸۹- ...  
۹۰- ...  
۹۱- ...  
۹۲- ...  
۹۳- ...  
۹۴- ...  
۹۵- ...  
۹۶- ...  
۹۷- ...  
۹۸- ...  
۹۹- ...  
۱۰۰- ...









نہایت صاف و سلیقہ سے لکھا ہے۔ اس میں جو کچھ ہے وہ سب  
 زمان سے لے کر ۱۱ سید ۱۰ سید کے لئے ہے۔

۱۱ سید ۱۰ سید کے لئے ہے۔ اس میں جو کچھ ہے وہ سب  
 زمان سے لے کر ۱۱ سید ۱۰ سید کے لئے ہے۔

۱۲ سید ۱۱ سید کے لئے ہے۔ اس میں جو کچھ ہے وہ سب  
 زمان سے لے کر ۱۱ سید ۱۰ سید کے لئے ہے۔

۱۳ سید ۱۲ سید کے لئے ہے۔ اس میں جو کچھ ہے وہ سب  
 زمان سے لے کر ۱۱ سید ۱۰ سید کے لئے ہے۔

۱۴ سید ۱۳ سید کے لئے ہے۔ اس میں جو کچھ ہے وہ سب  
 زمان سے لے کر ۱۱ سید ۱۰ سید کے لئے ہے۔

۱۵ سید ۱۴ سید کے لئے ہے۔ اس میں جو کچھ ہے وہ سب  
 زمان سے لے کر ۱۱ سید ۱۰ سید کے لئے ہے۔

۱۶ سید ۱۵ سید کے لئے ہے۔ اس میں جو کچھ ہے وہ سب  
 زمان سے لے کر ۱۱ سید ۱۰ سید کے لئے ہے۔

۱۷ سید ۱۶ سید کے لئے ہے۔ اس میں جو کچھ ہے وہ سب  
 زمان سے لے کر ۱۱ سید ۱۰ سید کے لئے ہے۔

۱۸ سید ۱۷ سید کے لئے ہے۔ اس میں جو کچھ ہے وہ سب  
 زمان سے لے کر ۱۱ سید ۱۰ سید کے لئے ہے۔

Handwritten text in Arabic script, likely a manuscript page. The text is arranged in horizontal lines, with some lines starting with a large initial letter. The script is dense and fills most of the page.

Handwritten text in Arabic script, likely a manuscript page. The text is arranged in horizontal lines, with some lines starting with a large initial letter. The script is dense and fills most of the page.





۱. جو کہ ...  
 ۲. جو کہ ...  
 ۳. جو کہ ...  
 ۴. جو کہ ...  
 ۵. جو کہ ...  
 ۶. جو کہ ...  
 ۷. جو کہ ...  
 ۸. جو کہ ...  
 ۹. جو کہ ...  
 ۱۰. جو کہ ...

1

Handwritten Arabic text with musical notation on staves.







[illegible]

مذہبِ حق پر ایمان رکھو اور اس کے احکامات کو اپنائو

وَقَدْ كُنْتُ فِي الْمَدِينَةِ مِمَّنْ كَفَرُوا فَكَيْفَ أَخْذُكَ  
بِالَّذِينَ كَفَرُوا قُلْ لَا يَمْلِكُ لَكُمْ شَيْءٌ شَيْئًا

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

Figure 1. *Phylogenetic tree of the 16S rDNA sequences of the 10 isolates. The scale bar represents 0.01 substitutions per site.*









مذہب و ملت کا یہ تصور ہے کہ

$$x^2 + y^2 = 1 \quad \text{and} \quad x^2 + y^2 = 2$$
[illegible][illegible]

Journal of Management Inquiry 22(1)

[illegible][illegible]

مجلس الشورى

$$u = \frac{1}{\sqrt{2}} \begin{pmatrix} \cos \theta \\ \sin \theta \end{pmatrix} = \frac{1}{\sqrt{2}} \begin{pmatrix} \cos \theta \\ \sin \theta \end{pmatrix}$$
$$-f' \frac{d}{dt} + f'' = -\frac{1}{2} \left( \frac{d^2}{dt^2} + \frac{d}{dt} \right) f$$
$$1 = \frac{1}{2} \left( 1 + \frac{1}{2} \right) = \frac{3}{4}$$
$$x^2 + y^2 = r^2$$

$\frac{d}{dt} \left( \frac{1}{r^2} \right) = -\frac{2}{r^3} \frac{dr}{dt}$

4.2.4.  $\mathcal{H}_1$  is a  $\mathbb{Z}$ -module

— 2 —

1.  $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

4-2 4-3 4-4 4-5 4-6 4-7 4-8 4-9 4-10 4-11 4-12 4-13 4-14 4-15 4-16 4-17 4-18 4-19 4-20 4-21 4-22 4-23 4-24 4-25 4-26 4-27 4-28 4-29 4-30 4-31 4-32 4-33 4-34 4-35 4-36 4-37 4-38 4-39 4-40 4-41 4-42 4-43 4-44 4-45 4-46 4-47 4-48 4-49 4-50 4-51 4-52 4-53 4-54 4-55 4-56 4-57 4-58 4-59 4-60 4-61 4-62 4-63 4-64 4-65 4-66 4-67 4-68 4-69 4-70 4-71 4-72 4-73 4-74 4-75 4-76 4-77 4-78 4-79 4-80 4-81 4-82 4-83 4-84 4-85 4-86 4-87 4-88 4-89 4-90 4-91 4-92 4-93 4-94 4-95 4-96 4-97 4-98 4-99 4-100 4-101 4-102 4-103 4-104 4-105 4-106 4-107 4-108 4-109 4-110 4-111 4-112 4-113 4-114 4-115 4-116 4-117 4-118 4-119 4-120 4-121 4-122 4-123 4-124 4-125 4-126 4-127 4-128 4-129 4-130 4-131 4-132 4-133 4-134 4-135 4-136 4-137 4-138 4-139 4-140 4-141 4-142 4-143 4-144 4-145 4-146 4-147 4-148 4-149 4-150 4-151 4-152 4-153 4-154 4-155 4-156 4-157 4-158 4-159 4-160 4-161 4-162 4-163 4-164 4-165 4-166 4-167 4-168 4-169 4-170 4-171 4-172 4-173 4-174 4-175 4-176 4-177 4-178 4-179 4-180 4-181 4-182 4-183 4-184 4-185 4-186 4-187 4-188 4-189 4-190 4-191 4-192 4-193 4-194 4-195 4-196 4-197 4-198 4-199 4-200 4-201 4-202 4-203 4-204 4-205 4-206 4-207 4-208 4-209 4-210 4-211 4-212 4-213 4-214 4-215 4-216 4-217 4-218 4-219 4-220 4-221 4-222 4-223 4-224 4-225 4-226 4-227 4-228 4-229 4-230 4-231 4-232 4-233 4-234 4-235 4-236 4-237 4-238 4-239 4-240 4-241 4-242 4-243 4-244 4-245 4-246 4-247 4-248 4-249 4-250 4-251 4-252 4-253 4-254 4-255 4-256 4-257 4-258 4-259 4-260 4-261 4-262 4-263 4-264 4-265 4-266 4-267 4-268 4-269 4-270 4-271 4-272 4-273 4-274 4-275 4-276 4-277 4-278 4-279 4-280 4-281 4-282 4-283 4-284 4-285 4-286 4-287 4-288 4-289 4-290 4-291 4-292 4-293 4-294 4-295 4-296 4-297 4-298 4-299 4-300 4-301 4-302 4-303 4-304 4-305 4-306 4-307 4-308 4-309 4-310 4-311 4-312 4-313 4-314 4-315 4-316 4-317 4-318 4-319 4-320 4-321 4-322 4-323 4-324 4-325 4-326 4-327 4-328 4-329 4-330 4-331 4-332 4-333 4-334 4-335 4-336 4-337 4-338 4-339 4-340 4-341 4-342 4-343 4-344 4-345 4-346 4-347 4-348 4-349 4-350 4-351 4-352 4-353 4-354 4-355 4-356 4-357 4-358 4-359 4-360 4-361 4-362 4-363 4-364 4-365 4-366 4-367 4-368 4-369 4-370 4-371 4-372 4-373 4-374 4-375 4-376 4-377 4-378 4-379 4-380 4-381 4-382 4-383 4-384 4-385 4-386 4-387 4-388 4-389 4-390 4-391 4-392 4-393 4-394 4-395 4-396 4-397 4-398 4-399 4-400 4-401 4-402 4-403 4-404 4-405 4-406 4-407 4-408 4-409 4-410 4-411 4-412 4-413 4-414 4-415 4-416 4-417 4-418 4-419 4-420 4-421 4-422 4-423 4-424 4-425 4-426 4-427 4-428 4-429 4-430 4-431 4-432 4-433 4-434 4-435 4-436 4-437 4-438 4-439 4-440 4-441 4-442 4-443 4-444 4-445 4-446 4-447 4-448 4-449 4-450 4-451 4-452 4-453 4-454 4-455 4-456 4-457 4-458 4-459 4-460 4-461 4-462 4-463 4-464 4-465 4-466 4-467 4-468 4-469 4-470 4-471 4-472 4-473 4-474 4-475 4-476 4-477 4-478 4-479 4-480 4-481 4-482 4-483 4-484 4-485 4-486 4-487 4-488 4-489 4-490 4-491 4-492 4-493 4-494 4-495 4-496 4-497 4-498 4-499 4-500 4-501 4-502 4-503 4-504 4-505 4-506 4-507 4-508 4-509 4-510 4-511 4-512 4-513 4-514 4-515 4-516 4-517 4-518 4-519 4-520 4-521 4-522 4-523 4-524 4-525 4-526 4-527 4-528 4-529 4-530 4-531 4-532 4-533 4-534 4-535 4-536 4-537 4-538 4-539 4-540 4-541 4-542 4-543 4-544 4-545 4-546 4-547 4-548 4-549 4-550 4-551 4-552 4-553 4-554 4-555 4-556 4-557 4-558 4-559 4-560 4-561 4-562 4-563 4-564 4-565 4-566 4-567 4-568 4-569 4-570 4-571 4-572 4-573 4-574 4-575 4-576 4-577 4-578 4-579 4-580 4-581 4-582 4-583 4-584 4-585 4-586 4-587 4-588 4-589 4-590 4-591 4-592 4-593 4-594 4-595 4-596 4-597 4-598 4-599 4-600 4-601 4-602 4-603 4-604 4-605 4-606 4-607 4-608 4-609 4-610 4-611 4-612 4-613 4-614 4-615 4-616 4-617 4-618 4-619 4-620 4-621 4-622 4-623 4-624 4-625 4-626 4-627 4-628 4-629 4-630 4-631 4-632 4-633 4-634 4-635 4-636 4-637 4-638 4-639 4-640 4-641 4-642 4-643 4-644 4-645 4-646 4-647 4-648 4-649 4-650 4-651 4-652 4-653 4-654 4-655 4-656 4-657 4-658 4-659 4-660 4-661 4-662 4-663 4-664 4-665 4-666 4-667 4-668 4-669 4-670 4-671 4-672 4-673 4-674 4-675 4-676 4-677 4-678 4-679 4-680 4-681 4-682 4-683 4-684 4-685 4-686 4-687 4-688 4-689 4-690 4-691 4-692 4-693 4-694 4-695 4-696 4-697 4-698 4-699 4-700 4-701

$$| \dots | = \frac{1}{\sqrt{2\pi}} \int_{-\infty}^{\infty} e^{-\frac{1}{2}x^2} dx = 1$$

۱.  $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$  و  $\frac{1}{4}$  از کل مساحت است

الحمد لله الذي جعل في كل شيء حكمة

(مجلس العلماء من جامعة القاهرة)

$$y = 1000000 \cdot e^{0.05x}$$

$\frac{d}{dt} \left( \frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$

1977

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

5.  $\frac{d}{dt} \left( \frac{1}{2} m v^2 \right) = \frac{1}{2} m \frac{d}{dt} (v^2)$

सुविधा: न्यायिक प्रणाली - न्यायिक प्रणाली - न्यायिक प्रणाली

$$E = \frac{1}{2} \rho_0 \int_{-L}^L \dot{u}^2 dx = \frac{1}{2} \rho_0 \int_{-L}^L \dot{u}^2 dx = \frac{1}{2} \rho_0 \int_{-L}^L \dot{u}^2 dx$$

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

میں نے اس سے پہلے کہ وہ میری طرف سے کسی بھی طرح کی بات نہ کرے اس کی طرف سے اس کی بات نہ کرے اس کی بات نہ کرے

[illegible][illegible]

1. The first step is to identify the problem or question that needs to be answered. This involves understanding the context and the specific requirements of the task.

—

[illegible]

Unit	Year	Value
1	1990	100
2	1991	105
3	1992	110
4	1993	115
5	1994	120
6	1995	125
7	1996	130
8	1997	135
9	1998	140
10	1999	145
11	2000	150
12	2001	155
13	2002	160
14	2003	165
15	2004	170
16	2005	175
17	2006	180
18	2007	185
19	2008	190
20	2009	195
21	2010	200
22	2011	205
23	2012	210
24	2013	215
25	2014	220
26	2015	225
27	2016	230
28	2017	235
29	2018	240
30	2019	245
31	2020	250
32	2021	255
33	2022	260
34	2023	265
35	2024	270
36	2025	275
37	2026	280
38	2027	285
39	2028	290
40	2029	295
41	2030	300
42	2031	305
43	2032	310
44	2033	315
45	2034	320
46	2035	325
47	2036	330
48	2037	335
49	2038	340
50	2039	345
51	2040	350
52	2041	355
53	2042	360
54	2043	365
55	2044	370
56	2045	375
57	2046	380
58	2047	385
59	2048	390
60	2049	395
61	2050	400
62	2051	405
63	2052	410
64	2053	415
65	2054	420
66	2055	425
67	2056	430
68	2057	435
69	2058	440
70	2059	445
71	2060	450
72	2061	455
73	2062	460
74	2063	465
75	2064	470
76	2065	475
77	2066	480
78	2067	485
79	2068	490
80	2069	495
81	2070	500
82	2071	505
83	2072	510
84	2073	515
85	2074	520
86	2075	525
87	2076	530
88	2077	535
89	2078	540
90	2079	545
91	2080	550
92	2081	555
93	2082	560
94	2083	565
95	2084	570
96	2085	575
97	2086	580
98	2087	585
99	2088	590
100	2089	595
101	2090	600
102	2091	605
103	2092	610
104	2093	615
105	2094	620
106	2095	625
107	2096	630
108	2097	635
109	2098	640
110	2099	645
111	2100	650
112	2101	655
113	2102	660
114	2103	665
115	2104	670
116	2105	675
117	2106	680
118	2107	685
119	2108	690



(۱) یہ دماغی و قلبی اور عاقلانہ امور ہیں۔  
 (۲) یہ سائنس و الحقائق اور ان کے قوانین اور اصول ہیں۔  
 (۳) یہ فلسفہ اور فہم و بصیرت اور حقیقت پر نظر کرنے کا فن ہے۔  
 (۴) یہ ادب و سلیقہ اور سچ و جرات اور علم و فن کا فن ہے۔  
 (۵) یہ انسانی زندگی اور اس کے تمام امور کا علم ہے۔  
 (۶) یہ دینی و اخلاقی امور اور ان کے اصول و قواعد ہیں۔  
 (۷) یہ تاریخ و تمدن اور ان کے ارتقاء و ترقی کا علم ہے۔  
 (۸) یہ طبیعیات و کائنات اور ان کے قوانین و اصول کا علم ہے۔  
 (۹) یہ انسانی نفس و روح اور ان کے امور کا علم ہے۔  
 (۱۰) یہ انسانی معاشرہ اور ان کے امور کا علم ہے۔

(۱۱) یہ انسانی زندگی اور اس کے تمام امور کا علم ہے۔  
 (۱۲) یہ انسانی نفس و روح اور ان کے امور کا علم ہے۔  
 (۱۳) یہ انسانی معاشرہ اور ان کے امور کا علم ہے۔  
 (۱۴) یہ انسانی زندگی اور اس کے تمام امور کا علم ہے۔  
 (۱۵) یہ انسانی نفس و روح اور ان کے امور کا علم ہے۔

(۱) یہ دماغی و قلبی اور عاقلانہ امور ہیں۔

(۲) یہ سائنس و الحقائق اور ان کے قوانین اور اصول ہیں۔

(۳) یہ فلسفہ اور فہم و بصیرت اور حقیقت پر نظر کرنے کا فن ہے۔

(۴) یہ ادب و سلیقہ اور سچ و جرات اور علم و فن کا فن ہے۔

(۵) یہ انسانی زندگی اور اس کے تمام امور کا علم ہے۔

(۶) یہ دینی و اخلاقی امور اور ان کے اصول و قواعد ہیں۔

(۷) یہ تاریخ و تمدن اور ان کے ارتقاء و ترقی کا علم ہے۔

(۸) یہ طبیعیات و کائنات اور ان کے قوانین و اصول کا علم ہے۔

(۹) یہ انسانی نفس و روح اور ان کے امور کا علم ہے۔

(۱۰) یہ انسانی معاشرہ اور ان کے امور کا علم ہے۔

(۱۱) یہ انسانی زندگی اور اس کے تمام امور کا علم ہے۔

(۱۲) یہ انسانی نفس و روح اور ان کے امور کا علم ہے۔

(۱۳) یہ انسانی معاشرہ اور ان کے امور کا علم ہے۔

(۱۴) یہ انسانی زندگی اور اس کے تمام امور کا علم ہے۔

(۱۵) یہ انسانی نفس و روح اور ان کے امور کا علم ہے۔

(۱۶) یہ انسانی معاشرہ اور ان کے امور کا علم ہے۔

(۱۷) یہ انسانی زندگی اور اس کے تمام امور کا علم ہے۔

(۱۸) یہ انسانی نفس و روح اور ان کے امور کا علم ہے۔

(۱۹) یہ انسانی معاشرہ اور ان کے امور کا علم ہے۔



اور ان کے گھر میں ایک سال کے بچے کی شادی کر دی گئی۔  
 جس کی ماں کا ایک بچہ تھا۔

طریقہ اعلیٰ پر مبنی و شریعتی و اسلامی ہے۔

[illegible]

طریقہ پنجم:  $\frac{1}{x^2} = x^{-2}$  کے مشتق  $\frac{d}{dx} x^{-2} = -2x^{-3} = -\frac{2}{x^3}$  ہے۔

[illegible][illegible]

جہاں تک وہاں کے لوگ ہیں جو کہ ان کے لئے ہیں

بے گناہی کے لئے سب سے پہلے

$\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

تقریر و تالیفات: ۱۹۰۷ء تا ۱۹۱۰ء  
۱۹۰۷ء تا ۱۹۱۰ء: تقریر و تالیفات

[illegible][illegible]

۴۔ یہاں سے پہلے کے تمام مسائل حل کر کے دیکھو کہ کیا آپ کو اس مسئلے کا جواب ملتا ہے؟

[illegible]

71. $\frac{1}{x^2} = x^{-2}$	$\frac{d}{dx} x^{-2} = -2x^{-3}$
$\frac{d}{dx} x^{-2} = -2x^{-3}$	$= -\frac{2}{x^3}$

پانچواں، ان کے پاس ۱۰ لاکھ روپے ہیں۔

[illegible]



ساعت ششم و نیم به دریا رسیدیم و در آنجا  
 در کشتیهای بزرگ و کوچکی که در آنجا بودند  
 گفتیم که کمانی در آنجا بود و در آنجا  
 در آنجا بود که گفتیم که در آنجا  
 در آنجا بود که گفتیم که در آنجا  
 در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا  
 در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا  
 در آنجا بود که گفتیم که در آنجا  
 در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا

در آنجا بود که گفتیم که در آنجا





مجلس کے کھڑے ہو کر (اور اللہ شہید ہو) کہی کہ (جیسا کہ اوپر دیکھی  
 گیا ہے) کیا اسے وہی حقیر ہے جس پر وہ حضور علیہ السلام پر حضور علیہ السلام پر  
 دیکھ لیا کہ کہ اس کے دست پر وہی حقیر ہے جو وہی حقیر ہے جس پر وہی حقیر ہے  
 اگر تمہیں یاد ہو کہ اسے وہی حقیر ہے جس پر وہی حقیر ہے جس پر وہی حقیر ہے  
 حضور علیہ السلام پر وہی حقیر ہے جس پر وہی حقیر ہے جس پر وہی حقیر ہے  
 جواب دیتے ہیں اس کے پاس میں حاضر ہوں گا اور اس کا جواب دیتے ہیں  
 اور اسے کہ "امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امیر غریب نواری  
 کے سامنے فرمایا کہ "اے امیر غریب نواری سے اس طرح کی بات نہ کہہ" ۳

انصاف کا اور وہی حقیر ہے

"اولی الامر ما ولین الخوا" کی اس عبارت کو پھر سے  
 فقہاء کے سامنے لائے گئے۔ اس میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے  
 خطاب دہلی اور اعلیٰ حضور علیہ السلام، سلطان اور امیر غریب نواری  
 نواری پر تو سلطان امیر غریب نواری اور وہی حقیر ہے جس پر وہی حقیر ہے  
 (امام احمد رضا علیہ السلام) کے اگر تمہیں کے بعد وہی حقیر ہے

"امام احمد رضا علیہ السلام" کے سامنے لائے گئے۔ اس میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے  
 خطاب دہلی اور اعلیٰ حضور علیہ السلام، سلطان اور امیر غریب نواری  
 نواری پر تو سلطان امیر غریب نواری اور وہی حقیر ہے جس پر وہی حقیر ہے

امام احمد رضا علیہ السلام کے سامنے لائے گئے۔ اس میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے  
 خطاب دہلی اور اعلیٰ حضور علیہ السلام، سلطان اور امیر غریب نواری  
 نواری پر تو سلطان امیر غریب نواری اور وہی حقیر ہے جس پر وہی حقیر ہے

مجلس کے کھڑے ہو کر (اور اللہ شہید ہو) کہی کہ (جیسا کہ اوپر دیکھی  
 گیا ہے) کیا اسے وہی حقیر ہے جس پر وہ حضور علیہ السلام پر حضور علیہ السلام پر  
 دیکھ لیا کہ کہ اس کے دست پر وہی حقیر ہے جو وہی حقیر ہے جس پر وہی حقیر ہے  
 اگر تمہیں یاد ہو کہ اسے وہی حقیر ہے جس پر وہی حقیر ہے جس پر وہی حقیر ہے  
 حضور علیہ السلام پر وہی حقیر ہے جس پر وہی حقیر ہے جس پر وہی حقیر ہے  
 جواب دیتے ہیں اس کے پاس میں حاضر ہوں گا اور اس کا جواب دیتے ہیں  
 اور اسے کہ "امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امیر غریب نواری  
 کے سامنے فرمایا کہ "اے امیر غریب نواری سے اس طرح کی بات نہ کہہ" ۳

امام احمد رضا علیہ السلام کے سامنے لائے گئے۔ اس میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے  
 خطاب دہلی اور اعلیٰ حضور علیہ السلام، سلطان اور امیر غریب نواری  
 نواری پر تو سلطان امیر غریب نواری اور وہی حقیر ہے جس پر وہی حقیر ہے

اس لئے رضا کا شوق رسول تعالیٰ رسول تعالیٰ و مقرر ہو رہا ہو

تعالیٰ علیہ السلام ملاحق ہو

اسے کرم انکار ملازمت سے آزاد

وہم ہر مسکن حق سے بخوار

یہاں ہر ایک بال ہر ایک

آپ پر حق نہ کرے دعا

حسنا اللہ و کما ظنہ مقرر ہو

اسے خدا کی رضا سے مستحق

ہر کس کی رضا سے مستحق

کے ساتھ دعا کی دعا ہر ایک

## تقریر طویل

وہم ہر مسکن حق سے بخوار  
یہاں ہر ایک بال ہر ایک

آپ پر حق نہ کرے دعا

حسنا اللہ و کما ظنہ مقرر ہو

یہاں ہر ایک بال ہر ایک

آپ پر حق نہ کرے دعا

حسنا اللہ و کما ظنہ مقرر ہو

یہاں ہر ایک بال ہر ایک

آپ پر حق نہ کرے دعا

حسنا اللہ و کما ظنہ مقرر ہو

یہاں ہر ایک بال ہر ایک

آپ پر حق نہ کرے دعا

حسنا اللہ و کما ظنہ مقرر ہو

یہاں ہر ایک بال ہر ایک

آپ پر حق نہ کرے دعا

حسنا اللہ و کما ظنہ مقرر ہو

مجتہد کے بعد اس حضرت سے حلقہ بہت بڑے علمی و تاریخی حلقے پڑیں اور  
 انھیں کیا ہوا "کتاب غریبہ" ان امام احمد رضا کے نام سے منسوب ہے۔ انہوں کو  
 شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔

مصلح موصول میرے دوست عزیز اور جہیز میں پریشانی کو لے کر  
 اور ان کے بعد دوسروں نے ان کے علمی و تاریخی اور عقلی خدمات  
 کو لے کر اپنے لئے سادہ اور علمی کہتے ہیں۔

فقیر راقم البسمل نے حالیہ طرح کے مروج سے دیکھ کر حلقہ خداداد  
 والا مصباح مظاہر کیا اور عقلی و تاریخی علوم کی ساری ساری سیرت و تہذیب  
 پر اور اہل حق میں اس کی ترویج کی ہے اور اس کے بارے میں سیرت و تہذیب کے مروج  
 پر اگرچہ مختصر ہے لیکن مظاہرہ حالی کے لئے یہ تہذیب مکمل ہے۔

فقیر راقم البسمل نے دیکھ کر دیکھ کر اس کی اوجہ پر عقل و منطق کو  
 ہمیشہ سے بہت اہم کیا ہے۔ یہ ہے ان کی اندرون کے علمی و تہذیبی حلقہ  
 سائنس اور تاریخ و کتب کے لئے دعا کرتا ہے۔

حقیر راقم البسمل نے علم و حدیث کے وسیع علمی حلقہ میں دیکھ کر  
 سیرت و تہذیب کے علم و حدیث کے مصباح مظاہرہ حالی کے بارے میں سیرت و تہذیب کے  
 اہل حق میں حلقہ کے لئے کہ جب تک کہ اس کی ترویج ہو جائے گی تو یہ سیرت و تہذیب  
 کے لئے دعا کرتا ہے۔

یہ ہے خیال میں سیرت امام احمد رضا کا علمی و تاریخی حلقہ خداداد  
 ہے کہ اس کے بارے میں سیرت و تہذیب کے بارے میں علمی و تاریخی حلقہ خداداد  
 ہے جس میں سیرت و تہذیب کے بارے میں علمی و تاریخی حلقہ خداداد  
 ہے جس کے بارے میں علمی و تاریخی حلقہ خداداد ہے۔

انہیں سیرت و تہذیب کے بارے میں علمی و تاریخی حلقہ خداداد  
 ہے کہ اس کے بارے میں علمی و تاریخی حلقہ خداداد ہے۔  
 یہ ہے کہ سیرت و تہذیب کے بارے میں علمی و تاریخی حلقہ خداداد  
 ہے کہ اس کے بارے میں علمی و تاریخی حلقہ خداداد ہے۔  
 یہ ہے کہ سیرت و تہذیب کے بارے میں علمی و تاریخی حلقہ خداداد  
 ہے کہ اس کے بارے میں علمی و تاریخی حلقہ خداداد ہے۔

یہ ہے کہ سیرت و تہذیب کے بارے میں علمی و تاریخی حلقہ خداداد  
 ہے کہ اس کے بارے میں علمی و تاریخی حلقہ خداداد ہے۔  
 یہ ہے کہ سیرت و تہذیب کے بارے میں علمی و تاریخی حلقہ خداداد  
 ہے کہ اس کے بارے میں علمی و تاریخی حلقہ خداداد ہے۔  
 یہ ہے کہ سیرت و تہذیب کے بارے میں علمی و تاریخی حلقہ خداداد  
 ہے کہ اس کے بارے میں علمی و تاریخی حلقہ خداداد ہے۔

فقیر راقم البسمل نے علم و حدیث کے وسیع علمی حلقہ میں دیکھ کر

سیرت و تہذیب کے بارے میں علمی و تاریخی حلقہ خداداد

